اسلام اور سودی نظام' محمد آصف احسان۔ ناشر فاران پبلی کیشنز' پوسٹ بکس ۱۷۱۰' فیصل آباد۔ صفحات ۱۷۴۔ قیمت ۳۵ روپے۔

عہد حاضر کے معاشی مفاسد کی ایک بڑی وجہ معیشت کے رگ و پے میں سود کے زہر کی موجودگی ہے۔ اس نے نہ صرف تقسیم دولت کے منصفانہ نظام کے قیام کو ناممکن بنا دیا ہے بلکہ اشیا و خدمات کی پیدائش کے بارے میں آجروں کے فیصلوں کا رخ بھی عامۃ الناس کی فلاح و بہبود کے بجائے مترفین کی مسرفانہ عیاشیوں کی طرف موڑ دیا ہے۔ مشرق و مغرب میں سودی نظام کی تلخیوں کا احساس اور اعتراف تو بڑھ رہا ہے لیکن اس کی جگہ غیر سودی نظام کے قیام کی خواہش یا پھر اس کے لیے کوشش ہنوز ناپید ہے۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مغرب کو اپنے معاشی ارتقا کے لیے فراہمی سرمایہ کا سود کے سوا کوئی دوسرا ذریعہ نظر نہیں آتا۔ غیر سودی بنیادوں پر تشکیل پانے والا معاشی نظام صرف اور صرف اسلام کے پاس ہے۔ کم و بیش ایک ہزار سال تک دنیاے معلوم کے بہت بڑے حصے میں اس کے تحت کاروبار معیشت حسن و خوبی کے ساتھ انجام بھی پاتا رہا۔ مغرب تو اپنے روایتی تعصب کی بنا پر اسلام کے اس نظام کو قابل اعتنا نہیں سمجھتا لیکن مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی اس کے قابل عمل ہونے کے بارے میں تشکیک کا شکار ہے۔

زیر نظر کتاب میں بڑی بالغ نظری کی ساتھ اس تشکیک کو رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سودی نظام کے مفاسد کا محاکمہ اور اس کے جواز کے نظریات کا ابطال کیا گیا ہے اور قرآن و سنت کے شواہد اور مفکرین اسلام کی آرا کی روشنی میں سود کی برائی کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والے بہت سے مسائل مثلاً بنک کے سود' انعامی بانڈز' پراویڈنٹ فنڈ' سیونگ سرٹیفیکیٹ اور مارک اپ وغیرہ کے متعلق اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

کتاب کی افادیت بہت بڑھ جاتی اگر اس میں بلاسود بنک کاری کا کوئی ماڈل پیش کر دیا جاتا۔ بحیثیت مجموعی غیر سودی نظام پر منتشر مواد کو یک جا کرنے اور اس سلسلے میں اسلامی نقطہ نظر کو اعتماد کے ساتھ پیش کرنے کی یہ ایک کامیاب کوشش ہے (عبدالحمید ڈار)۔

Historical Sikh Shrines in Pakistan (پاکستان وچ سکھاں دیاں تاریخی یادگاراں) اقبال قیصر۔ ناشر پنجابی تواریخ بورڈ' ۱۳۰ بی' پی ای ٹاؤن شپ' لاہور۔ مجلاتی سائز' صفحات ۴۴۴۔ قیمت ۲۰۰۰ روپے یا ۴۵ ڈالر۔

اسلام اپنے ماننے والوں کو دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں اور معابد کے احترام کا درس دیتا ہے البتہ اگر مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے مسجد ضرار بنائی جائے تو اس کے بارے میں بھی واضح حکم موجود ہے۔ جہاں تک